سلسلة اربعينات الحديث النبوی 4

قال رسول اللہ ﷺ: نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ جہنم

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ۲)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشوریٰ: ۵۲)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کرلیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳-٤)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: ''یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔''

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یَسْمَعُ مِنْكُمْ وَ یَسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ كَیْفَ لَا یكُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَ أَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ .))

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو؟ حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِیَّهٗ ﷺ وَ أَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَ هُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لِیُؤَدِّیَهٗ عَلٰی مَا أُدِّیَ إِلَیْهِ .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبَلِّغَهٗ غَیْرَهٗ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحدیث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ٢٦٦٨، عن زید بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَ تَأْوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِی ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِیْثِ .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ: اَلَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِيْ یَرْوُوْنَ أَحَادِیْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ یُعَلِّمُوْهَا

[1] سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ٤٢٥٢ .

[2] شرف أصحاب الحدیث، ص: ٢٧ .

النَّاسَ .)) [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے اسماء شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَ الْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١ ـ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "الْأَرْبَعُوْنَ، الْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ "الأربعون" سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب محدث عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے "الْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ ـ مقدمة الأربعين للنووى، ص: ٢٨-٤٦ـ شعب الإيمان للبيهقى: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مُسْلِمٍ" اورابوالمعالی الفارسی نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ "الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔اس پر بہت سے علماء کے حواشی،شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیرسایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ صِفَةِ جَهَنَّمَ" زیورِطباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔اللہ تعالیٰ مولف،مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

و کتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ ثُبُوْتِ النَّارِ وَ عَذَابِهَا

جہنم کے وجود کا ثبوت اور اس کے عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴾ [البينة: ٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اہل کتاب میں سے جنھوں نے کفر کیا اور مشرک، جہنم کی آگ میں جائیں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ [البقرة: ٣٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ آگ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ [البقرة: ٢١٧]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا اس کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو

جائیں گے ایسے لوگ آگ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ هِیَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۟ۙ﴾ [التوبة: ٦٨]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''منافق مردوں عورتوں اور کافروں کے ساتھ اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی (آگ) ان کے لیے کافی ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے نہ ٹلنے والا عذاب ہے۔''

① ((عَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی كَعْبَیْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی عُنُقِهٖ .)) [1]

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک جلائے گی، بعض لوگوں کو کمر تک جلائے گی اور بعض لوگوں کو گردن تک جلائے گی۔''

بَابُ دَرَكَاتِ النَّارِ

جہنم کے درجات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۟ۙ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۟ۙ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ۟ؕ﴾ [النازعات: ٣٧-٣٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اس کا ٹھکانا بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا ہوگا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۟ۙ لَهَا سَبْعَةُ

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب جهنم أعاذنا اللّٰه منها، رقم: ٧١٦٩.

اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ [الحجر: ٤٣-٤٤]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان کی پیروی کرنے والے تمام انسانوں کے لیے جہنم کی وعید ہے جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے جہنمیوں میں سے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾﴾ [النساء: ١٤٥]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک منافقین جہنم کی سب سے نچلی کھائی میں ہوں گے اور آپ ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔''

② ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ ابن آدم کے سارے جسم کو کھائے گی لیکن سجدہ والی جگہ کو نہیں کھائے گی اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدہ والی جگہ کو کھانا حرام کر دیا ہے۔''

بَابُ سَعَةِ النَّارِ

جہنم کی وسعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ﴿١٧﴾﴾ [المعارج: ١٥-١٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے جو سر اور منہ کی کھال ادھیڑ دے گی پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا، پیٹھ پھیری مال جمع کیا اور خرچ نہ کیا۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار، رقم: ٤٣٢٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

③ ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ.)) [1]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بندہ کوئی ایسی بات زبان سے کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں زمین و آسمان کے درمیان فاصلے سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔“

بَابُ هَوْلِ عَذَابِ النَّارِ

جہنم کے عذاب کی ہولناکی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ۝۱۲﴾ [الفرقان: ١٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب جہنم کافروں کو دُور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا غصے سے چیخنا چلانا سن لیں گے۔“

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶﴾ [النساء: ٥٦]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کیا ہے انہیں ہم یقیناً آگ میں جھونکیں گے جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں، اللہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے۔“

④ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب حفظ اللسان، رقم: ٧٤٨١.

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَ اللّٰهِ! يَا رَبِّ! وَ يُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةً قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَ اللّٰهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ، وَ لَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے زیادہ عیش وعشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا اے ابن آدم! کیا دنیا میں تو نے کوئی نعمت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز ونعم سے واسطہ پڑا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج وغم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج وغم سے واسطہ پڑا نہ کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔''

بَابُ شِدَّةِ حَرِّ النَّارِ

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝١٠٤﴾

[المومنون: ١٠٤]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار و صبغ، رقم: ٧٠٨٨.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آگ ان کے چہروں کو چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝٢٤﴾ [البقرة: ٢٤]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اور آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

⑤ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَ لَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو (آرام کی نیند) سوتے نہیں دیکھا نہ ہی جنت کے کسی خواہشمند کو (آرام کی نیند) سوتے دیکھا ہے۔''

بَابُ اَهْوَنِ عَذَابِ النَّارِ

جہنم کے ہلکے ترین عذاب کا بیان

⑥ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَ هُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ.)) [2]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا اور اسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

---

[1] سنن ترمذی: ابواب صفة جهنم، باب منه قصة اخر اهل النار خروجا، رقم: ٢٦٠١۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٥١.

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اهون اهل النار عذابا، رقم: ٥١٥.

بَابُ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے حال کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴾

[الانبیاء: ۱۰۰]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں کافر پھنکارے ماریں گے اور حال یہ ہوگا کہ وہاں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾ [النساء: ٥٦]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے انہیں ہم جلد ہی آگ میں جھونک دیں گے جیسے ہی ان کے جسم کی کھال گل سڑ جائے گی ویسے ہی ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔''

⑦ ((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسُ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ .)) [1]

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے

[1] سنن ترمذی، ابواب الصفة القيامة و الرقائق و الورع، باب منه، رقم: ۲۴۹۲۔ المشکاۃ، رقم: ۵۱۱۲۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوئی ہوگی جہنم میں وہ ایک جیل کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' ہوگا۔ بدترین آگ ان کو گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کے جسموں سے رسنے والا (پیپ اور خون وغیرہ) پینے کو دیا جائے گا جسے "طینة الخبال" کہا جاتا ہے۔

⑧ ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَان فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ امْتُحِشُوْا وَ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَا اَوِ الْحَیَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَةً.))[1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حساب کتاب کے بعد جنتی جنت میں چلے جائیں گے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ (جب چاہے گا) ارشاد فرمائے گا جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال دو چنانچہ جہنمی نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر کوئلے کی طرح) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ نہر برسات یا نہر حیات (حدیث کے راوی امام مالک رحمہ اللہ کو شک ہے کہ نہر برسات ہے یا نہر حیات) میں ڈالے جائیں گے جس سے وہ یوں (نئے سرے سے) اُگ آئیں گے جیسے کسی ندی کے کنارے دانہ اگ آتا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ (ندی کے کنارے) دانہ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة و النار، رقم: ٦٥٦٠.

(کیسا خوبصورت) زرد زرد اور لپٹا ہوا اگتا ہے۔''

⑨ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اَجْرِيَتِ السُّفُنُ فِىْ دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ وَ اَنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ يَعْنِىْ مَكَانَ الدَّمْعِ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں (آنسو ختم ہو جائیں گے تو) جہنمی خون کے آنسو بہائیں گے یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ۔''

بَابُ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ وَ شَرَابِهِمْ

اہل جہنم کے کھانے اور پینے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ﴾ [الصافات: ٦٢-٦٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لیے فتنہ بنایا ہے زقوم وہ درخت ہے جو جہنم کی تہ میں اگتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے سانپوں کے سر، جہنمی یہی (تھوہر کا درخت) کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے کھانے کے بعد پینے کے لیے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہو گی (جہاں سے پانی پلانے کے لیے لائے گئے تھے)۔''

---

[1] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم: ١٦٧٩.

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍۙ۝۱۶ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ۝۱۷﴾ [ابراهيم: ١٦-١٧]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (دنیا کے بعد) آخرت میں (کافر کے لیے) جہنم ہے جہاں وہ پیپ اور خون کی آمیزش والا پانی پلایا جائے گا جسے وہ زبردستی گھونٹ گھونٹ کر کے پینے کی کوشش کرے گا لیکن مشکل سے ہی گلے سے اتار سکے گا کافر کو ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن مرنے نہ پائے گا اور اس کے بعد بھی سخت عذاب اس کے پیچھے لگا ہوگا۔“

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا۝۲۹﴾ [الكهف: ٢٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بری آرام گاہ۔“

⑩ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيْشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ تَكُوْنُ طَعَامُهٗ.)) [1]

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب زندگی (یعنی خورد و نوش کی چیزیں) تباہ کر دے پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو۔“

⑪ ((عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَاءٌ كَالْمُهْلِ

[1] صحيح الجامع الصغير للألباني، رقم: ٥١٢٦.

كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى فِيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ .)) [1]

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جہنمیوں کا مشروب) پگھلے ہوئے تانبے کا پانی، تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جب جہنمی (اسے پینے کے لیے) اپنے منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کا گوشت (جل بھن کر) گر پڑے گا۔''

بَابُ عَذَابِ اِسْكَابِ الْمَاءِ الْحَمِيْمِ

کھولتا ہوا پانی سر پر انڈیلنے کے عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝٤٧ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝٤٨ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝٤٩ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝٥٠﴾ [الدخان: ٤٧-٥٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(حکم ہوگا) پکڑ لو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب (پھر اسے کہا جائے گا) چکھو اس کا مزا بڑا زبردست عزت دار تھا تو، یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔''

⑫ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَ هُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ .)) [2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھولتا

---

[1] مستدرك حاكم: ٤/٦٤٦-٦٤٧۔ امام ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] شرح السنة، كتاب الفتن، باب صفة النار و أهلها: ١/٢٤٤۔ مسند احمد: ٢/٣٧٤۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ (اس کی پیٹھ سے نکل کر) قدموں میں جا گرے گا اور یہ ہے (تفسیر لفظ) "صَھْـــر" (کی) اس سزا کے بعد کافر پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔"

بَابُ عَذَابِ شِدَّةِ الْبَرْدِ

شدید سردی کے عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾﴾ [الدھر: ١١-١٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ زمہریر کی سردی۔"

(١٣) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمٌ حَارٌّ اَلْقَى اللّٰهُ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ اِلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ وَ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ حَرًّا هٰذَا الْيَوْمِ؟ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِجَهَنَّمَ اِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ قَدِ اسْتَجَارَ بِیْ مِنْكِ وَ اِنِّیْ اُشْهِدُكِ اِنِّیْ قَدْ اَجَرْتُهٗ وَ اِذَا كَانَ يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ، اَلْقَى اللّٰهُ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ اِلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ وَ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ بَرْدًا هٰذَا الْيَوْمَ؟ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ بَرْدِ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِجَهَنَّمَ اِنَّ عَبْدًا

مِنْ عِبَادِیْ قَدِ اسْتَجَارَ بِیْ مِنْ زَمْهَرِیْرِكِ ، فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اِنِّیْ قَدْ اَجَرْتُهٗ قَالُوْا وَ مَا زَمْهَرِیْرُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ حَیْثُ یُلْقِی اللّٰهُ الْكَافِرَ فَیَتَمَیَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ .)) [1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کے موسم میں شدید گرمی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھ آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتے ہیں جب کوئی بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کے روز کتنی سخت گرمی ہے یا اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے، تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتا ہے: ’’میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تجھ سے میری پناہ طلب کی ہے میں تجھے (یعنی جہنم کو) گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دے دی ہے۔ اور جب شدید سردی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھیں آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتا ہے جب (کوئی) بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کے دن کتنی سخت سردی ہے یا اللہ! مجھے جہنم کے طبقہ زمہریر کی سردی سے پناہ دے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتا ہے بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے تیسرے (طبقہ) زمہریر سے پناہ طلب کی ہے پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں میں نے اسے پناہ دے دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ’’(یا رسول اللہ!) جہنم کا (طبقہ) زمہریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں ڈالے گا تو اس کی شدید سردی سے ہی کافر اس کو پہچان جائے گا (کہ یہ زمہریر کا عذاب ہے) سردی اور گرمی دونوں جہنم کے عذاب ہیں۔‘‘

[1] النهاية فی الفتن و الملاحم، رقم: ۳۰۷.

بَابُ عَذَابِ الْاِرْهَاقِ فِی النَّارِ

آگ کے پہاڑ پر چڑھنے کے عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا﴾ [المدثر: ۱۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے عنقریب ایک مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا۔''

⑭ ((عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَادٍ فِی جَهَنَّمَ یَهْوِیْ فِیْهِ الْکَافِرُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَبْلَ اَنْ یَبْلُغَ قَعْرَةً وَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یَصْعَدُ فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یَهْوِیْ بِهٖ کَذٰلِكَ فِیْهِ اَبَدًا .))[1]

''حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی کا نام ''ویل'' ہے جس کی تہ تک پہنچنے سے پہلے کافر چالیس سال تک اس میں گرتا چلا جائے گا اور صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر کافر ستر سال (کے عرصہ) میں چڑھے گا پھر اس سے اترے گا۔ کافر ہمیشہ اسی (عذاب میں یعنی چڑھنے اور اترنے) میں مبتلا رہے گا۔''

بَابُ عَذَابِ الْمَقَامِعِ وَ الْمَطَارِقِ فِی النَّارِ

جہنم میں لوہے کی ہتھوڑوں
اور گرزوں سے مارے جانے کے عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝﴾

[الحج: ۲۱-۲۲]

[1] مسند ابو یعلی، الجزء الثانی، رقم: ۱۳۷۸، تحقیق الأثري (صحیح).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کافروں کے لیے (جہنم میں) لوہے کے گرز اور ہتھوڑے ہوں گے جب کبھی گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے (اور انہیں کہا جائے گا) اب جلنے کی سزا کا مزہ چکھو۔''

⑮ ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَوْ اَنَّ مَقْمَعًا مِنْ حَدِیْدٍ وَضَعَ عَلَی الْاَرْضِ وَ اجْتَمَعَ عَلَیْهِ الثَّقَلَانُ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ .)) [1]

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جہنم میں کافروں کو مارنے والا لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں تب بھی اسے زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔''

بَابُ الْحَیَّاتِ وَ الْعَقَارِبِ فِی النَّارِ

جہنم میں سانپوں اور بچھوؤں کا عذاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ [النحل: ۸۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم انہیں عذاب بالائے عذاب دیں گے۔''

⑯ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٌ کَاَمْثَالِ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَ اِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبُ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً .)) [2]

---

[1] مسند ابویعلی، الجزء الثانی، رقم: ۱۳۸٤ تحقیق الأثري (صحیح).

[2] مسند أحمد: ۱۹۱/٤۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزرضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں بختی اونٹ (اونٹوں کی ایک قسم) کے برابر سانپ ہوں گے ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ جہنم میں بچھو خچروں کے برابر ہوں گے ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔''

⑰ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ قَالَ زِیْدُوْا بِالْعَقَارِبِ اَنْیَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿زِدْنٰهُمْ عَذَابًا......﴾ [النحل: ۸۸] ''ہم ان کے عذاب میں مزید عذاب کا اضافہ کر دیں گے۔'' کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ (جہنمیوں کے عذاب میں اضافہ کے لیے) بچھوؤں کے ڈنک لمبی کھجوروں کے برابر بڑھا دیئے جائیں گے۔''

بَابُ بَعْضِ الْمَاْثَمِ وَ عَقُوْبَتِهَا الْخَاصَّةِ فِی النَّارِ

جہنم میں بعض گناہوں کے مخصوص عذاب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾﴾

[آل عمران: ۱۸۰]

''اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے،

---

[1] مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، باب زیادة اهل النار من العذاب، مستدرک حاکم: ۲/۳۵۵-۳۵۶۔ امام حاکم اور ذہبی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لیے اچھا ہے، بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے، عنقریب قیامت کے دن انھیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انھوں نے بخل کیا اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، پورا باخبر ہے۔''

⑱ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَهٗ، مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ، لَهٗ زَبِیْبَتَانِ، یُطَوِّقُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ بِشِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ، اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ﴾ .... الآیة [آل عمران: ۱۸۰].))❶

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس سے زکاۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے، اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔''

⑲ ((عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ کَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ.))❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة، رقم: ۱۴۰۳.

❷ سنن ابوداود، کتاب الادب، باب فی ذی الوجهین، رقم: ۴۸۷۳، سلسلة الصحیحة، رقم: ۸۸۹ .

”حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دنیا میں دورخا پن اختیار کیا اس کے لیے قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔“

(۲۰) ((عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ: قَالَا لِيْ: وَ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشِرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَ عَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْا مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ الْاٰفَاقَ وَ اَمَّا الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَ الزَّوَانِيْ وَ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُسَبِّحُ فِي النَّهْرِ وَ يُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبَا .))[1]

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (خواب میں میرے پوچھنے پر) جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا گزر ہوا اور جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جارہی تھیں وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں اور (دوسرے) ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور (تیسرا) وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھا رہا تھا اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جارہے تھے یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سود کھاتا تھا۔“

(۲۱) ((عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعِيْ فَاَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا اِصْعَدْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اُطِيْقُهٗ، فَقَالَا اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَكَ

[1] صحيح بخاری، کتاب التعبير، تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح، رقم: ٧٠٤٦.

فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ: قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ...... الحديث .))[1]

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا: اس پہاڑ پر چڑھیں۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے۔ پس میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔''

(۲۲) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ .))[2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص

---

[1] صحیح الترغیب و الترهیب للألبانی، رقم: ۹۹۵.

[2] سنن ترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء فی کتمان العلم، رقم: ۲٦٤۹۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۲٦٤۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا، قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔"

۲۳ ((عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ: قَالَا لِيْ: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ .)) [1]

"حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ خواب میں میرے پوچھنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا گزر ہوا اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے دنیا میں قرآن (سیکھ کر) بھلا دیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔"

۲۴ ((عَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ لَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ .)) [2]

"حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے روز ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) آگ میں ہوں گی وہ اپنی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، رقم: ٧٠٤٦.

[2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار، رقم: ٣٢٦٧.

انتڑیوں کو لیے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا (کولہو کی) چکی کے گرد گھومتا ہے، اہل جہنم اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: اے فلاں! تمہارا یہ حال کیسے ہوا، کیا تم ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص جواب میں کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔''

۲۵ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِی مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُّحَاسٍ يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ يَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ .)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کے دوران میں میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے۔''

بَابُ مُكَالِمَاتِ الْعِبْرَةِ

عبرت انگیز مکالمات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

[1] سنن ابو داود، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قاتل النفس، رقم: ٤٨٧٨ ۔ سلسلة الصحيحة، رقم، ٥٣٣ .

لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾﴾ [الزمر: ٧١-٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(فیصلہ کے بعد) کافر گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جہنم کے دربان ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس خود تمہارے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور اس دن کے آنے سے ڈراتے؟ وہ جواب دیں گے: ہاں آئے تھے لیکن عذاب کا فیصلہ کافروں پر حق ثابت ہو کر رہا۔ کہا جائے گا: داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے تکبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی بری جگہ ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾﴾ [المدثر: ٤٠-٤٧]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اہل جنت) جنت میں اہل جہنم سے سوال کریں گے تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے، مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بناتے تھے، روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے حتیٰ کہ ہمیں موت آ گئی۔''

(٣٦) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما وَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ يَـخْلٰى عَنْهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا لَا يُجِيْبُهُمْ ثُمَّ اَجَابَهُمْ ﴿اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾﴾ [الزخرف: ٧٧] فَيَقُوْلُوْنَ ﴿رَبَّنَآ

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ فَيَخْلٰى عَنْهُمْ مِّثْلَ الدُّنْيَا ثُمَّ اَجَابَهُمْ ﴿اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾﴾ [المومنون: ۱۰۸] قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا يَنْبِسُ الْقَوْمُ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِنْ كَانَ اِلَّا الزَّفِيْرَ وَ الشَّهِيْقَ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ''جہنمی جہنم کے داروغہ مالک سے درخواست کریں گے کہ تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے تو اچھا ہے۔'' (الاحزاب: ۷۷) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ (جہنمیوں کی اس درخواست کے جواب میں) داروغہ جہنم ''مالک'' چالیس سال تک ان سے اعراض برتے گا اور ان کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دے گا۔ (چالیس سال کے بعد) داروغہ انہیں یہ جواب دے گا ''تم اسی جہنم میں رہو گے۔'' (الزخرف: ۷۷) پھر جہنمی (براہ راست) عرض داشت ہوں گے ﴿رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں (ایک دفعہ) اس جہنم سے نکال دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ظالم ہوں گے۔'' (المومنون: ۱۰۷) اللہ تعالیٰ ان کی بات سے اسی طرح اعراض کرے گا جس طرح انہوں نے دنیا میں اللہ کی بات سے اعراض کیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں جواب ارشاد فرمائے گا: ''دور ہو جاؤ میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔'' (المومنون: ۱۰۸) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد ان کے ہونٹ بند ہو جائیں گے اور صرف ان کی چیخ و پکار کی آوازیں باقی رہ جائیں گی۔''

[1] مستدرك الحاكم: ٤/٥٩٨۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بَابُ الْاَمَانِیِّ الذَّائِفَةِ

ناکام حسرتوں کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰہِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۲۸ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝۲۹﴾ [حم السجدة: ۲۸-۲۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے دشمنوں کا بدلہ یہ آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا گھر ہوگا یہ بدلہ ہے اس بات کا کہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہاں (آگ میں) کافر کہیں گے: اے ہمارے رب! جنوں اور انسانوں میں سے جس جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہمیں ذرا دکھا دے تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔''

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝۱۱ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ۝۱۲ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝۱۳ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝۱۴ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶﴾

[المعارج: ۱۱-۱۶]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے (دنیا میں) پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور اسے نجات مل جائے۔ ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست چاٹ جائے گی۔''

(٢٧) ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: یُقَالُ لِلْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ! فَیُقَالُ لَهٗ: قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ .)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز کافر سے پوچھا جائے گا: اگر تیرے پاس روئے زمین کے برابر سونا ہوتو (جہنم سے بچنے کے لیے) فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں! پھر اسے کہا جائے گا: (دنیا میں) اس کی نسبت کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا (یعنی کلمہ توحید کا جس پر تم نے عمل نہیں کیا)۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝٥٦ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝٥٧ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝٥٨ بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝٥٩﴾ [الزمر: ٥٥-٥٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور پیروی کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے: افسوس! میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کے جناب میں کرتا رہا افسوس میں مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یوں کہے: کاش! اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا۔ یا عذاب دیکھ کر کہے: کاش! مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ اور اس وقت اسے جواب ملے: کیوں نہیں، میری

[1] صحیح مسلم، کتاب المنافقین، باب فی الکفار، رقم: ٧٠٨٥.

آیات تیرے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو (خود ہی) کافروں میں سے تھا۔''

(٢٨) ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ اَهْلِ النَّارِ يَـرٰى مَـقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِی فَيَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ، وَ كُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِی فَيَكُوْنُ لَهٗ شُكْرًا ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ﴾ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جہنمی جنت میں اپنی جگہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے کاش! اللہ مجھے ہدایت دیتا (تو میں جنت میں ہوتا) اور وہ (دیکھنا) اس کے لیے باعث حسرت بنے گا، اور ہر جنتی جہنم میں اپنی جگہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے اگر مجھے اللہ ہدایت نہ دیتا (تو میں اس جگہ ہوتا) اور وہ (دیکھنا) اس کے لیے باعث شکر بنتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ﴾ (الزمر: ٥٦) ''(قیامت کے روز) کوئی آدمی یہ نہ کہے: افسوس! میری اس تقصیر پر جو میں الہ کی جناب میں کرتا رہا۔''

بَابُ اُمْنِيَّةِ اَهْلِ النَّارِ فِی طَلَبِ فُرْصَةٍ

جہنمیوں کے ایک اور موقع ملنے کی خواہش کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَ تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: ٢٠٣٤.

اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾

[الشورى: ٤٤-٤٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم دیکھو گے جب ظالم لوگ اپنے سامنے عذاب پائیں گے تو کہیں گے کیا اب (دنیا میں واپس) پلٹنے کی کوئی سبیل ہے۔ اور تم دیکھو گے جب یہ لوگ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے جھکے جا رہے ہوں گے اور جہنم کو نظر بچا بچا کر کنکھیوں سے دیکھیں گے (یعنی جہنم کو نظریں بھر کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائیں گے) اس وقت اہل ایمان کہیں گے واقعی وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے آج قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار رہو! ظالم لوگ مستقل عذاب میں مبتلا رہیں گے۔''

﴿۲۹﴾ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَ غَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِیْ؟ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ: فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِیْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ، فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِی النَّارِ.))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کہیں گے: میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آزر کہے گا: اچھا آج

[1] صحيح بخارى، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿و اتخذ الله ابراهيم خليلا﴾، رقم: ٣٣٥٠.

میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے درخواست کریں گے): اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہو گی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے (فرشتے) پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔''

بَابُ اِبْلِيْسَ فِى النَّار

ابلیس کے جہنم میں جانے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِىَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِىْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِىْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِىَّ ؕ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۲﴾ [ابراهيم: ٢٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے وعدے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے تم سے جتنے بھی وعدے کیے ان کی خلاف ورزی کی اور (ہاں!) میرا تم پر کوئی زور تو نہ تھا میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تم کو دعوت دی، تم نے (خود ہی) میری دعوت پر لبیک کہی اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، یہاں نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم میری، اس سے پہلے جو تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں ایسے ظالموں

کے لیے دردناک عذاب یقینی ہے۔''

۳۰ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى حُلَّةً مِنَ النَّارِ اِبْلِيْسُ فَيَضَعُهَا عَلٰى حَاجِبِهٖ وَ يَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهٖ وَ ذُرِّيَّتُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَ هُوَ يُنَادِيْ يَا ثُبُوْرَاهْ وَ يُنَادُوْنَ يَا ثُبُوْرَهُمْ حَتّٰى يَقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا ثُبُوْرَاهْ وَ يَقُوْلُوْنَ يَا ثُبُوْرَهُمْ فَيُقَالُ لَهُمْ: ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا﴾ [الفرقان: ١٤].)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ اسے اپنی پیشانی پر رکھ کر پیچھے سے گھسیٹتا پھرے گا اس کی اولاد (یعنی اس کے پیروکار) اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے، ابلیس اپنی موت اور ہلاکت کو پکارتا پھر رہا ہوگا اس کے پیروکار بھی موت اور ہلاکت کو پکاریں گے حتیٰ کہ جب وہ آگ کے اوپر آ کھڑے ہوں گے تو ابلیس کہے گا ہائے موت (اس کے ساتھ) اس کے پیروکار بھی کہیں گے ہائے موت! اس وقت ان سے کہا جائے گا: ''آج ایک موت کو نہیں بلکہ بہت سی موتوں کا پکارو۔''

بَابُ الْاَعْمَالِ السَّائِقَةِ اِلَى النَّارِ خَلَّابَةٌ

جہنم میں لے جانے والے اعمالِ دلفریب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝۲۷ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝۲۸ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

[1] مسند أحمد: ٣/١٥٢، تفسير ابن كثير: ٦٥١.

خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ [الفرقان: ٢٧-٢٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس روز ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے افسوس! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا، شیطان واقعی انسان کو دھوکہ دینے والا ہے۔''

(٣١) ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، قَالَ: فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ: فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَیْهَا، فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، فَاِذَا هِیَ یَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ اِلَیْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا.))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: (جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء حفت الجنة بالمکاره، رقم: ٢٥٦٠۔ امام ترمذی نے اور شیخ البانی نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

جنتیوں کے لیے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور جنت اور جنتیوں کے لیے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بارے سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا: جنت کو لات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو (دوبارہ) حکم دیا: پھر جاؤ اور جنت اور جنتیوں کے لیے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں انہیں دیکھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی، جنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لیے تیار کیے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی: تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا: دوبارہ جاؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہو گا۔"

۳۲ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ .)) [1]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوش گوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔"

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ٧١٣٠۔ سنن ترمذي، رقم: ٢٥٥٩.

بَابُ نَسَبِ اَهْلِ النَّارِ وَ الْجَنَّةِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ

بنی نوع انسان میں سے جہنمیوں اور جنتیوں کی نسبت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰی وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝﴾ [الحج: ۱-۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہو جائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو نشے میں دیکھے گا، حالانکہ وہ ہرگز نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘

(۳۳) ((عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ قَالَ: يَقُوْلُ: اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ: وَ مَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِيْنَ قَالَ: فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ ﴿وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰی وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝﴾ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا، فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ اَلْفًا وَ مِنْكُمْ رَجُلٌ ...... الحديث)) [1]

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب قوله يقول الله تعالىٰ لادم اخرج بعث النار من كل الف تسع، رقم: ۵۲۲.

(قیامت کے روز آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمائے گا) اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے اللہ! میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: آگ کی جماعت کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے)۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشانی ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم میں سے کون سا (خوش نصیب) آدمی ہوگا (جو جنت میں جا سکے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مطمئن رہو یاجوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان میں سے) ایک ہزار آدمی اور تم میں سے ایک آدمی کی گنتی انہی سے پوری ہو جائے گی۔"

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ فِي النَّارِ

جہنم میں عورتوں کی کثرت کا بیان

(۳۴) ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسُ وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا.)) [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء، رقم: ۷۱۹٤.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے، دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مردوں کو بہکانے والیاں اور خود بہکنے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے۔‘‘

بَابُ وَارِدُوا النَّارِ مُوَقَّتًا

کچھ مدت کے لیے جہنم میں جانے والے لوگوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣٤ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝٣٥﴾ [التوبة: ٣٤-٣٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ایک روز آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا اب اپنی جمع کی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٢٣ۙ﴾ [النور: ٢٣]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

۳۵ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَ لَا بُرْهَانًا وَ لَا نَجَاةً وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

۳۶ ((عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ.)) [2]

''حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین میں رہنے والی ساری مخلوق (جن و انس اور فرشتے) ایک مومن آدمی کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے

---

[1] صحيح ابن حبان للارناوط، رقم: ١٤٦٧۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی: كتاب الديات، باب الحكم فی الدماء، رقم: ١٣٩٨، التعليق الرغيب: ٢٠٢/٣۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

بل جہنم میں ڈال دے گا۔“

٣٧ ((عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .)) [1]

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔“

٣٨ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَ لَا مَتَاعَ فَقَالَ: اَلْمُفْلِسُ اُمَّتِیْ مَنْ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكَاةٍ وَ يَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَ قَذَفَ هٰذَا، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَ ضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰی مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ .)) [2]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مفلس تو وہی ہے جس کے پاس پیسے نہ ہوں، نہ ہی کوئی سامان ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگئی، کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، لہٰذا اس کی نیکیاں مختلف لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی، اگر اس کی

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من كذب على النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:

[2] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الادب، باب تحريم الظلم، رقم: ٦٥٧٩ .

نیکیاں ختم ہو گئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر ان کے گناہ اس کے حساب میں ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

٣٩ ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یُزَکِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ؛ شَیْخٌ زَانٍ وَ مَلَكٌ کَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ .))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (١) بوڑھا زانی (٢) جھوٹا بادشاہ (٣) مغرور فقیر۔''

٤٠ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا وَ الْمَکْرُ وَ الْخُدَاعُ فِی النَّارِ .))[2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا فریب اور دھوکہ آگ میں ہے۔''

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ .

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار و المن بالعطیلة و تنقیق السلعة بالحلف، رقم: ٢٩٦.

[2] سلسلة احادیث الصحیحة، رقم: ١٠٥٨.

فہرست آیات قرآنیہ

فہرست طرف الاحادیث

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حکیم .

٢ـ الجامع الصحیح المسند ، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری ، و معه فتح الباری ، المکتبة السلفیة ، دار الفکر ، بیروت .

٣ـ الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی ، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر ، مطبعة مصطفی البابی الحلبی ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحیاء السنة النبویة ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبداللّٰه محمد بن یزید القزوینی ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، مطبعة الحلبی ، القاهرة .

٦ـ المستدرك علی الصحیحین لأبی عبداللّٰه محمد بن عبداللّٰه الحاکم النیسابوری (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندیة ، دار الکتاب العربی ، بیروت .

٧ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المکتب الإسلامی ، بیروت ، ١٣٩٨هـ .

٨ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی ، طبعة مکتبة المعارف ، الریاض .

٩ـ صحیح الجامع الصغیر للألبانی ، طبعة المکتب الإسلامی .

١٠ـ صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، دار إحیاء التراث ، بیروت .

١١ـ مشکوة المصابیح للتبریزی ، تحقیق نزار تمیم و هیثم نزار تمیم ، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم ، بیروت .